شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اشرف علی صاحبؒ

حکیم الملت امیر شریعت شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد اشرف علی سعودی باقوی قاسمیؒ کی تھی، آپ اساتذہ واسلاف کے صحیح وارث وامین اور دینِ متین کے سچے خادم و محافظ تھے۔

نام و نسب:

مفتی حافظ محمد اشرف علی ابن ابوالسعو د احمد ابن محمد عبدالستار ابن محمد ابراہیم ابن محمد لبّے صاحب، تخلص اشرف اور حکیم الملّت لقب تھا، آپ کے اجداد عربی النسل تھے جو صدیوں بیشتر ہجرت کر کے جنوبی ہند کی سرزمین پر آباد ہو گئے تھے، آپ کے پَر دادا حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب، حضرت علامہ سید شاہ عبداللطیف قادری المعروف بہ قطبِ ویلور متوفی ۱۸۱۷ء کے مرید و معتقد تھے۔ آپ اپنے پیر و مرشد کی ہدایت پر اپنے وطن ''میل پالیم'' کو چھوڑ کر شہر ویلور سے پندرہ کلومیٹر پر موجود ''بلنجپور'' VIRINJIPURAM منتقل ہو گئے تھے۔

ددھیال:

آپ کے دادا حضرت مولانا حافظ صوفی عبدالستار صاحب اُم المدارس مدرسہ باقیات صالحات ویلور کے بانی حضرت علامہ شاہ عبدالوہاب قادریؒ (خلیفۂ حضرت اقدس حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ) کے خاص شاگرد اور سچے عقیدت مند تھے، اس لئے عبدالستار صاحب نے اپنے بڑے فرزند (حضرت مولانا) ابوالسعو د احمد صاحب کو خود حفظِ قرآنِ مجید مکمل کرانے کے بعد مدرسہ باقیات صالحات میں داخل فرمایا جہاں آپ کے بڑے فرزند نے عالمیت کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد فتویٰ نویسی کی مشق بھی کی۔

ننھیال:

بلنجپور سے کوئی دس کلومیٹر کی مسافت (چینئی۔ بنگلور NH-48) پر واقع پلی کنڈہ نامی گرامی گاؤں ہے، وہی آپ کا ننھیال تھا، آپ کے نانا حضرت مولانا حافظ محمد ضیاء الدین امانیؒ کو مختلف علوم وفنون پر بے مثال مہارت خصوصاً ادب، تاریخ اور فنِ ہیئت ومیقات پر بڑا کمال حاصل تھا، آپ کے نانا حضور نے ایک لمبے عرصے تک مدرسہ باقیات صالحات ویلور میں تدریسی خدمات بھی انجام دی ہیں۔

پیدائش و ابتدائی تعلیم:

آپ اسی علمی وادبی گھرانے میں مؤرخہ ۱۷ر محرم الحرام ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۶ر فروری ۱۹۴۰ء بروز پیر پیدا ہوئے۔ آپ کا گھرانہ چوں کہ علمی ودینی تھا جس سے کم عمر ہی میں آپ بہت سی دعائیں، سورتیں، نماز اور آداب واخلاق سیکھ چکے تھے۔ اس زمانہ میں آپ کے والدِ ماجد، مدرسہ اسلامیہ ہائی اسکول میل وشارم میں خدمات انجام دے رہے تھے، آپ کے والد صاحب کی نومسلموں کی تربیت اور راحت رسانی کے لئے قائم کردہ ''انجمن تبلیغ الاسلام'' کے ماتحت ایک ادارہ ''مدرسہ مدینۃ العلم'' کا آغاز آپ ہی کی 'بسم اللہ خوانی' سے ہوا تھا، بسم اللہ خوانی کرانے والے مدرسہ باقیات صالحات کے ولی صفت بزرگ عالم واستاذ حضرت مولانا مفتی شیخ آدم صاحبؒ تھے، اسی مدرسہ میں آپ نے اپنے چچا حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحبؒ سے حفظ قرآن مجید مکمل کیا۔

عالمیت و فضیلت:

حفظ اور دورۂ قرآن مجید کے بعد عالمیت کی تعلیم کے لئے آپ کے والد بزرگوار نے سن ۱۹۵۳ء میں آپ کو مدرسہ باقیات صالحات ویلور میں داخل فرمایا، جہاں

آپ نے فارسی عربی کی متداول اور مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتابوں کی تعلیم پوری دلچسپی اور محنت کے ساتھ حاصل کی، سن ۱۹۶۱ء میں آپ نے سندِ فضیلت حاصل کی، اس زمانہ کے مشہور فقیہ ومفتی مولانا شیخ آدم صاحبؒ، شیخ الحدیث مولانا حسن باشا صاحبؒ، مولانا مفتی پٹیل عبد الوہاب صاحبؒ، مولانا رئیس الاسلام صاحبؒ (ناظمِ تعلیماتِ باقیات) مفسر قرآن مولانا عبد الجبار صاحب اور مولانا جعفر حُسین صاحب وغیرہم آپ کے اساتذۂ کرام میں سے ہیں۔

نانا محترمؒ کی زیر سرپرستی اشاعتِ کُتُب:

مدرسہ باقیات صالحات سے فراغت کے بعد آپ، اپنے نانا جو اس وقت کے مشہور عالم وفقیہ تھے۔ اور مدرسہ منبع الانوار لال پیٹ کے بانی تھے، حضرت مولانا ضیاء الدین احمد امانیؒ کی خدمت بافیض میں رہ کر منطق، فلکیات، جہت قبلہ، جیسے فنون میں اپنے لئے جلا پیدا کرنے میں لگے رہے۔ اسی لال پیٹ کے قیام میں آپ نے، اپنے نانا کی کتابوں کی اشاعت مثلاً ''مواقیت الصلوٰۃ کی مشہور کتاب عمدۃ الادلہ'' کی تسوید وترتیب پر کام کیا، واضح رہے کہ یہ کتاب جنوبی ہند کے تمام ہی بڑے مدرسوں میں داخلِ نصاب ہے، اسی طرح سیرت النبی ﷺ کی منظوم کتاب 'گلشنِ سیرت' اور 'زجر الامم فی ترجمۃ القرآن فی لغۃ العجم' کے لئے بھی پوری دلچسپی سے خدمت کی۔

دورۂ حدیث

اردو کہاوت ''علم کا جویا کبھی سیر نہیں ہوتا'' کے مصداق آپ نے اپنی مزید علمی تشنگی بجھانے کے لئے ازہر ہند دار العلوم دیوبند کا رُخ کیا، دورۂ حدیث میں داخلہ لیا۔ امتحانِ سالانہ میں صد فی صد نمبرات حاصل کر کے اپنے استاذ گرامی شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ، کی توجہات وعنایات کے ساتھ خصوصی دعائیں حاصل کیں۔

تکمیل افتاء:

دوسرے سال آپ نے افتاء میں داخلہ لیا، افتاء کے سال دار العلوم کے کہنہ مشق مفتی وفقیہ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحبؒ کی خصوصی شفقت وتوجہ آپ کو حاصل رہی، دار العلوم دیوبند میں جن اکابر اساتذہ سے آپ نے استفادہ، ان میں علامہ مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، حضرت مولانا فخر الحسن صاحبؒ، حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ، خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں، حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے بچپن ہی سے آپ عاشق تھے، بہت ہی گہری محبت ونسبت دم آخر تک آپ کو تھی۔

تدریسی خدمات:

آپ دیوبند میں دورۂ حدیث اور افتاء کی تعلیم کی تکمیل کے بعد گھر (بنگلور) لوٹے۔

اور آپ کے والدِ ماجد کے حکم سے آپ نے سن ۱۹۶۴ء میں اسی چمنستان علم وتربیت دار العلوم سبیل الرشاد میں بحیثیت استاذِ حدیث وفقہ اپنی تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا، آپ نے دار العلوم سبیل الرشاد میں ابتدائی درجات سے لے کر منتہی درجات تک کی تمام کتابیں خصوصاً بخاری شریف کی دونوں جلدیں پڑھائیں، تدریس وتعلم کی توفیق زندگی کے آخری دنوں تک آپ کو نصیب رہی، آپ سادے انداز اور نرم لہجے میں ایسا پڑھاتے تھے کہ طلبہ کے سینوں میں نقش ہو جاتا، آپ عبارت اور نفس مسئلہ کو کھول کر سمجھاتے، بے جا باتوں اور بحثوں سے پاک ہمیشہ کامل درجہ ادب کے ساتھ درس دیا کرتے تھے۔

کتابوں سے ذوق:

آپ کو تمام علوم وفنون میں مہارت تھی، درسی وغیر درسی کتابوں سے گہرا تعلق تھا، جو بھی کتاب عمدہ اور اچھی محسوس ہوتی، خرید لیتے، ملک میں جہاں کہیں ''کتاب میلہ'' لگتا، طویل سفر کر کے از خود تشریف لے جاتے، کتابیں بذاتِ خود منتخب کر کے خرید فرماتے۔ حرمین شریفین کے قیام میں خریدئی کتب کے لئے پانچ چھ دن یوں ہی صرف ہو جاتے، زبان وبیان کا ایک خاص انداز آپ ہی کا حصہ تھا، آپ کا قلم اپنی خصوصیت اور شان رکھتا تھا، تحریر، پختہ اور قوی ہونے کے ساتھ موضوع کو محیط ہوتی، آپ کو نثر ونظم دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔ دار العلوم سبیل الرشاد کا ترجمان ''سلسبیل'' آپ ہی کی ادارت سے شائع ہوتا تھا۔ اردو، فارسی، اور عربی کی کئی کتابوں کی ترتیب نو آپ نے فرمائی جن کی اشاعت حسب تقاضہ وضرورت اپنے ذاتی ادارے ''المصاحف بنگلور'' سے ہوتی تھی۔

اردو، فارسی، عربی اور ٹامل چاروں زبانوں میں صاف، شستہ اور کھلے کھلے الفاظ میں اپنی رس گھولتی زبان سے خطاب فرماتے۔ آپ دین کے تمام شعبوں کے ہر کام کو پسند فرماتے، ہر مفید کام کی تصویب وتحسین فرما کر حوصلہ افزائی فرماتے۔

مدرسہ کا اہتمام:

آپ کے والدِ ماجد (بڑے حضرتؒ) کے وصال کے بعد دار العلوم سبیل الرشاد کی مجلس شوریٰ نے جملہ اراکین کے اتفاق رائے سے آپ کو مہتمم منتخب فرمایا، اس حقیقت کا سبھی کو اعتراف ہے کہ آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم سبیل الرشاد تعلیمی، تربیتی، تعمیری اور ہر طرح سے مسلسل ترقیات کی طرف گامزن رہا۔

امارتِ شرعیہ کرناٹک کے لئے خدمات:

امارتِ شرعیہ کرناٹک کے لئے آپ کے والد (بڑے حضرتؒ) کے وصال کے بعد ریاستِ کرناٹک کے تمام مسلک ومشرب کے علماء وعمائدین، نیز ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے اہل علم اور اربابِ دانش کی موجودگی میں ایک خصوصی نمائندہ اجلاس ہوا، جس میں امارت شرعیہ کیا ہے؟ امیر شریعت کے کیا فرائض ہیں؟ پر خطابات ہوئے، حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ نے اپنے مفید اور مؤثر خطاب کے بعد از خود فرمایا کہ میری رائے میں مناسب ہوگا کہ مولانا مفتی محمد اشرف علی صاحب کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا جائے۔ اس وقت آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ایک عظیم رکن وممبر پارلیمنٹ مجاہد ملت حاجی ابراہیم سلیمان سیٹھ صاحبؒ نے علامہ اقبال کے اشعار اور اپنے جذبات بھرے الفاظ میں قاضی مجاہد الاسلام صاحبؒ کے رائے کی مکمل تائید کی، تھوڑی ہی دیر میں جملہ شرکاء اجلاس نے مفتی محمد اشرف علی صاحب کو امیر شریعت مقرر و منتخب کرنے پر زور دیا اور آپ متفقہ طور پر امیر شریعت کرناٹک ثانی منتخب ہوئے، الحمدللہ آپ نے تاعمر اپنی خداداد صلاحیتوں کو امارتِ شرعیہ کی عظیم خدمت کے لئے کھپا دیا۔

ملّی فکر و دینی خدمات:

مسلمانان ہند کی کئی اہم تنظیموں اور ملی رفاہی اداروں میں آپ نہایت اہم عہدوں پر فائز رہے اور ان ذمہ داریوں کو بہت ہی حسن وخوبی سے نبھایا اور اصلاح معاشرہ دیگر کئی اہم امور پر بے لوث خدمات انجام دیں۔

عہدے و مناصب:

آپ دارالعلوم سبیل الرشاد بنگلور کے مہتمم اور شیخ الحدیث

امیر شریعت ثانی	ریاست کرناٹک
رکن تاسیسی وعاملہ	آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ
نائب صدر	اسلامک فقہ اکیڈمی
نائب صدر	آل انڈیا ملی کونسل
رکن مجلس شوریٰ	دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
	دارالعلوم وقف دیوبند
	مدرسہ معدن العلوم وانم باڑی
رکن مجلس شوریٰ	جامعہ انوار العلوم ترچی
	مدرسہ تعلیم الدین نیلور
	دارالعلوم سعیدیہ گڑیاتم
	مدرسہ سعودیہ ٹمکور
صدر	رابطۂ ادبِ اسلامی کرناٹک
ناظر	مدرسۂ داؤدیہ ایروڈ
ناظم	مدرسہ منبع الحسنات میل وشارم
صدر و مہتمم	دارالعلوم صدیقیہ میسور

صدر　　　　　مدرسہ نسوان اشاعت الاسلام، چینئی

مدرسہ اشرف العلوم میسور

مدرسہ تحفیظ القرآن بلنجپور

للہ مدرسئہ اسلامیہ بلنجپور

الجامعۃ الازہریہ تنڈی

مدرسہ سعودیہ، چنتامنی پٹی

الغرض آپ دینی علوم اور فقہ پر گہری بصیرت رکھنے والے اعتدال پسند اور زمانہ سے ہم آہنگ فکر کے حامل تھے، ساری حیات دین وملت کی حفاظت واشاعت میں سرگرم تھے۔

وفات:

اللہ نے آپ کو اچھی صحت بھی عطا فرمائی تھی، اخیر دنوں میں سانس لینے کی کچھ شکایت ہوگئی تھی۔ وقت موعود آپہنچا، آپ بتاریخ ۱۶؍ذی حجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۸؍ستمبر ۲۰۱۷ء شب جمعہ ۳۰۔۲ بجے اللہ کو پیارے ہوگئے، دارالعلوم سبیل الرشاد کی مجلس شوریٰ اور افراد خانہ بعض اعذار کی بنا پر قدرے تاخیر سے تدفین کے لئے وقت طے کرنے پر مجبور ہوئے، چنانچہ بتاریخ ۱۷؍ذی حجہ ۱۴۳۸ھ مطابق ۹؍ستمبر ۲۰۱۷ء بروزِ ہفتہ صبح دس بجے احاطہ سبیل الرشاد میں نماز جنازہ ہوئی اور تدفین مسجد سبیل الرشاد سے متصل مغرب کی طرف آپ کے والدِ ماجد کے جوار میں ہوئی۔

پس ماندہ گان میں چار فرزندان (مولانا) حافظ احمد رشادی صاحب، مولانا حافظ مفتی احمد معاذ صاحب، مولانا حافظ مفتی احمد ثمال صاحب، حافظ محمد عوف صاحب کے علاوہ دو دختران ہیں۔

؎ آسمان ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

☆☆☆